

مسلمانوں کے لیے مشن

البانیہ میں تمام سرکاری یتیم خانوں کا کنٹرول امریکی پیپسٹون کو دے دیا گیا ہے۔

[ماہنامہ فوکس (لیسٹر) نے The European بابت ۲۲-۲۵ اکتوبر ۱۹۹۲ء کے حوالے سے البانیہ میں امریکی پیپسٹون کی سرگرمیوں کے بارے میں ایک مضمون نقل کیا ہے جس کا ترجمہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ مدیر]

۵۷ فیصد آبادی کے ملک البانیہ نے اپنے زیر استقام تمام سرکاری یتیم خانے فلوریڈا (ریاست ہائے متحدہ امریکہ) کے ایک بنیاد پرست مسیحی گروہ کے حوالے کر دیے ہیں۔ بچوں کی فلاح و بہبود سے متعلق اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے یونیسف (UNICEF) نے اس صورت حال پر کہا کہ جس انداز سے امریکی [Hope for the World Foundation "امید برائے دنیا" فاؤنڈیشن] نے البانوی حکومت کو اپنے شہریوں کے حقوق سے دستبردار ہوجانے کے لیے اپنے پھندے میں پھنسا یا ہے، اس پر یونیسف "سخت پریشان" ہے۔ اسی طرح بچوں کی فلاح و بہبود کے متخصص ایک بین الاقوامی گروپ نے مذکورہ فاؤنڈیشن کے ایک یتیم خانے کا دورہ کرنے کے بعد "بچوں کو معاشرے سے کاٹ کر رکھنے اور ان کی مخصوص "ذہن سازی" پر شدید تھوٹوں کا اظہار کیا ہے۔

مذکورہ فاؤنڈیشن فلوریڈا کے ایک خود مختار پیپسٹ چرچ کا ذیلی شعبہ ہے جو مشرقی یورپ میں تبشیر اور انسانی ہمدردی کی بنیاد پر کام کرنا چاہتا ہے۔ گزشتہ سال کے آغاز میں یونانی آرٹھوڈوکس اور مسلمان تنظیموں کے مقابلے میں البانوی حکومت نے اس فاؤنڈیشن کو یتیم خانوں کے ٹھیکے دیے اور فاؤنڈیشن کو بچوں کے کئی حقوق کفالت دے دیے، ہیں۔ چنانچہ پانچ ہزار کے لگ بھگ یتیمی کی صحت، بہبود اور تعلیم اس امریکی تنظیم کے ہاتھ میں ہے۔ بچوں کو یتیم خانوں کے حوالے کرنے والے عزیزوں کو فاؤنڈیشن کے حق میں اپنے تمام حقوق سے دستبردار ہونے کے ایک حلف نامے پر دستخط کرنے پڑتے ہیں۔ فاؤنڈیشن کی نمائندہ اور فلوریڈا میں اور لینڈو پیپسٹ چرچ کی مددگار پاسٹر شارلی جیسٹ نے تسلیم کیا ہے کہ فاؤنڈیشن کے ذریعے مسلم یتیم بچوں کو ان کے مذہب کی تعلیم نہیں دی جائے گی، البتہ وہ مذہبی واقفیت "ظاہر تعلیم کے ذریعے غالباً حاصل کر لیں گے۔"

یونیسف کے نمائندہ خصوصی علی رضا محماتی کے مطابق، بچوں کی فلاح و بہبود سے متعلق معائنہ

کرنے والی ایک ٹیم کو اس امر پر اذہتھوش ہے کہ بھل کو معاشرے سے کاٹ کر رکھا جا رہا اور ان کے ذہن بدلنے کے لیے بھرپور پروگرام جاری ہے۔ جناب علی رضا مقلاتی نے بھل کے شکایات بھرے خطوط البانوی حکام کو بھجوا دیے ہیں، مگر انہیں کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ "حکومت نے اپنے حاکمانہ حقوق، جو اسے اپنے شریوں کے بارے میں حاصل ہیں، دستخط کر کے دوسروں کے حوالے کر دیے ہیں۔"

"یہ ایک از حد قابل اعتراض معاہدہ ہے جس میں چند خوفناک دفعات ہیں اور البانوی حکام دستخط کر کے پھنس گئے ہیں۔ اس ملک میں ضروریات، بالخصوص ان اداروں [یتیم خانوں] میں بہت زیادہ ہیں، جہاں کچھ کھانے کو نہیں، کمرے گرم رکھنے کا کوئی انتظام نہیں حتیٰ کہ شیر خوار بھل کے لیے زیر جامہ تک دستیاب نہیں۔ اگر کوئی مسکراتے چہرے اور بائبل در بغل یہاں آٹھ لکھ تو حکام اسے خدا کی طرف سے ایک نعمت خیال کرتے ہیں۔ وہ یہ نہیں جان سکتے کہ آنے والے کے مقاصد کیا ہیں۔"

رپورٹ کے مطابق "یتیم خانوں کے ڈائریکٹر نے معائنہ ٹیم کے ارکان کو بتایا کہ جب والدین اپنے بھل کو یتیم خانے میں چھوڑنا چاہتے ہیں تو انہیں [بھل پر] اپنے حقوق سے دستبردار ہونے کے لیے ایک حلف نامے پر دستخط کرنے پڑتے ہیں۔ بھل کا بیرونی دنیا سے کوئی رابطہ نہیں ہوتا۔"

"یونیٹ کا کہنا ہے کہ یہ البانیہ کے وزراء سے اس وقت تک مسلسل رابطہ رکھے گا جب تک یہ معاہدے توڑ نہیں دیے جاتے، لیکن اکثر البانوی افسران کا احساس ہے کہ اس طرح کم از کم یتیموں کو کپڑے اور کھانا تو مل رہا ہے، اس وقت انہیں بنیاد پرست مسیحیت کی تعلیم دی جا رہی ہے یا کھالت کے لیے بیرون ملک بھیجا جا رہا ہے مگر معاہدے ٹوٹ جانے پر ان کی حالت بہت زیادہ خراب ہوگی۔"

شارلی ہیٹ کا کہنا ہے کہ اور لینڈو ہیٹسٹ چرچ، جسے ان کے بھائی پاسٹر ڈیوڈ ہیٹسٹ چلا رہے ہیں، ایک "بنیاد پرست اور خود مختار" چرچ ہے، اور چرچ بائبل کی ضروریات میں غلوں دل سے یقین رکھتا ہے۔ کریبین جزائر، کینیا اور فلپائن میں اس کے پروجیکٹ ہیں اور اب چرچ یتیموں سے متعلق اپنا پروگرام رومانیامیں شروع کر رہا ہے۔

"انہوں نے بتایا کہ Hope for the World بالخصوص البانوی یتیموں کے لیے دو مقاصد کے پیش نظر قائم کی گئی ہے، اولاً انہیں بائبل سے روشناس کرایا جائے اور ثانیاً انہیں گھر جیسا ماحول فراہم کیا جائے۔ یتیم خانوں کا انتظام سنبھالنے کے سلسلے میں فلوریڈا سے پاسٹر ہیٹسٹ اور چرچ کے دوسرے افراد نے تیرانہ میں حکومتی نمائندوں سے ملنے کے لیے چھ یا سات بار البانیہ کا سفر کیا ہے۔ معاہدہ طے پانے میں کوئی رقم استعمال نہیں ہوئی بلکہ فاؤنڈیشن کو صحت اور تعلیم کی وزارتوں کو اس حد تک مطمئن کرنا پڑا کہ وہ یتیم خانے چلا سکتی ہے۔"

The European کے نمائندے نے تیرانہ کا ایک یتیم خانہ دیکھا ہے جہاں فاؤنڈیشن کی

نمائندہ ڈبھی ہوف میں نے اسے بتایا کہ بچوں کو اسکول جانے کے لیے عمارت سے باہر جانے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ انہیں وہ خود فاؤنڈیشن کے دوسرے ارکان اور کچھ البانوی پڑھاتے ہیں جن کا انتخاب فاؤنڈیشن کرتی ہے۔ اب تیرا نہ میں ایک دوسرے۔ یتیم خانے کو امریکی میزبانوں کے حوالے کرنے کا راستہ صاف ہو چکا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ڈبھی ہوف میں نے کہا کہ ”جس طرح ہم کام کر رہے ہیں، اس کے مطابق ہر ایک یتیم خانے میں ایک دو مقامی خاندانوں کو شامل کیا جائے گا۔“

فاؤنڈیشن اپنے پروگرام میں البانیہ کے ان بچوں کو بھی شامل کر رہی ہے جو سرگھل پر آوارہ گھومتے ہیں۔ اگرچہ یہ سچے بھیک مانگ کر زندگی گزار رہے ہیں مگر ابھی تک اپنے والدین کے ساتھ رہتے ہیں۔“

اسٹریلیا

نیوزی لینڈ: مسلمانوں کا ذبیحہ ”خدا کی برکت سے محروم ہے۔“ کسانوں کا بیان

[نیوزی لینڈ کے بعض کسانوں کا نقطہ نظر ذیل میں جریدہ ”چیلنج“ سے پیش کیا جا رہا ہے۔ جہاں اس میں ”صیونی مسیحیت“ کے لیے اوہیل ہے وہیں مسلمانوں کے عقیدہ و عمل سے بے خبری بھی پوری طرح جھلک رہی ہے۔ مدیر]

جریدہ ”چیلنج“ کی رپورٹ کے مطابق ”ابراہام کمپنی“ قائم کرنے والے کسانوں نے مسلم طریقے پر نیوزی لینڈ کی بھیڑوں کے ذبح کیے جانے پر احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسے ہٹام کے ساتھ کاروبار کرتے رہنے سے جو ”خدا کی برکت سے محروم“ ہے، کمپنی بہتر ہے کہ نیوزی لینڈ [مسلمان ممالک میں گوشت کی] اہم منڈیوں کو چھوڑ دے۔ کمپنی کوشش کر رہی ہے کہ کسان اس امر کی یقین دہانی کریں کہ ان کے جانور ”غیر حلال طریقوں سے ذبح کیے جاتے ہیں۔“

رپورٹ کے مطابق کمپنی کے ڈائریکٹر جناب نیوٹن وائز نے کہا ہے کہ اگر ذبح کرنے کے ”غیر حلال“ طریقے استعمال نہیں کیے جاتے تو یہ مذبحے بند ہو جائیں گے اور حلال ذبیحے کا کوئی متبادل نہیں رہے گا۔

”کمپنی حلال ذبیحے کی مخالف ہے کیوں کہ مسلمان ذنبوں کو ذبح کرنے سے پہلے ان پر جو دم پڑھتے